حضرت اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

نبی علیہ السلام کے پسندیدہ خطیب اور شاعر ..... حضرت ثابتؓ اور حضرت حسانؓ
بعض بیانات جادو کا سا اثر رکھتے ہیں ۔ عرب کے ہر قبیلہ میں کاہن ہوتا تھا
جھوٹے نبی کا انجام

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 50 سائیڈ B 23-08-1985)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جناب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کی تعریف فرمائی۔ارشاد فرمایا نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَکْرٍ ابوبکر اچھے آدمی ہیں، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ عمر اچھے آدمی ہیں، نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَیْدَۃَ ابْنُ الْجَرَّاحِ ابوعبیدہ اچھے آدمی ہیں، نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ اُسید ابن حضیر اچھے آدمی ہیں، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ. یہ ثابت بن قیس ابن شماس کی تعریف فرمائی کہ اچھے آدمی ہیں، یہ ثابت بن قیس ابن شماس جناب رسول اللہ ﷺ کے خطیب تھے، مناظر بھی ایک طرح سے سمجھ لیجئے۔ بڑے فصیح اللسان تھے۔ فی البدیہ بہت عمدہ موضوع کے مطابق جیسے وقت کا اور حالات کا تقاضا ہو ویسے ہی گفتگو کر سکتے تھے فوراً۔ آواز بڑی تھی۔ بڑی آواز ہونی بھی لاؤڈ سپیکر کے دَور سے پہلے تک بڑی ضروری تھی ورنہ آواز نہیں پہنچ سکتی۔

عربوں کا ذوق فصاحت وبلاغت :

تو جب کہیں باہر سے کوئی وفد آتا تھا تو عربوں کا بڑا ذوق تھا فصاحت و بلاغت کا۔ کہ زبان عمدہ ہونی چاہیے اور بہت ہی ذوق تھا اَشعار کا۔ شاعر بھی بہت تھے اور بہت اچھے اچھے شعر کہنے والے تھے۔ ایک سالانہ مشاعرہ ہوتا تھا حج کے موقع پر اُس میں وہ طے کرتے تھے جیسے ایک بورڈ بڑے بڑے فصحاء و بلغاء کا طے کرتا ہو۔ وہ یہ طے کرتے تھے کہ کس کا قصیدہ اول درجہ کا ہے تو اُس کو پھر وہ کعبۃ اللہ کے دروازے پر لٹکا دیتے تھے سال بھر کے لیے۔ اب اگلے سال پھر کوئی مشاعرہ ہوتا اسی طرح تو جس کا اول آتا قصیدہ اُس کو پھر لٹکا دیتے تھے۔ اس طرح سے سات معلقے تھے وہ مشہور تھے۔ یہ ''معلقاتِ سبعہ'' مدارس میں پڑھائے بھی جاتے ہیں، اب تک چلے آ رہے ہیں۔ ''عشرہ معلقات'' بھی ہیں، دس معلقے بھی کہے گئے ہیں، وہ بھی ہیں موجود۔ تو خاص ذوق تھا اُن کا، اشعار کا فصاحت و بلاغت کا، مدلل گفتگو کا، معقول گفتگو کا جو کہ بے معنی نہ ہو۔ اب یہ ذوق جب قومی حیثیت اختیار کر لے تو پھر سارے ہی لوگ جو بے پڑھے لکھے ہوتے ہیں وہ بھی اچھی خاصی بات کرنی جان جاتے ہیں۔ یہ اَحرار کا جو زمانہ تھا، احرار میں بہت تقریر کرنے والے لوگ تھے تو وہ کہتے تھے کہ احرار کا جو چپڑاسی ہے وہ بھی اچھی خاصی تقریر کر سکتا ہے کیونکہ دن رات اُس کا بیٹھنا اُٹھنا ایسے لوگوں کے ساتھ ہو جاتا تھا کہ جن کی زبان میں تقریریں اور گفتگو آپس میں بڑی اچھی ہوتی تھی، تو وہ علمی لطیفے یا قصے وغیرہ بیان کر دیتا تھا تو وہ تقریر بھی کر سکتا تھا۔

تو پورے عرب کا ایک ماحول ایسا بنا ہوا تھا اور شاعروں سے وہ بڑے ڈرتے تھے (جیسے آج کل زرد صحافت سے شریف آدمی ڈرتا ہے) کہ کوئی شاعر اگر کسی کی برائی میں شعر کہہ دے وہ چل پڑے گا اور بھلائی میں کہہ دے وہ چل پڑے گا۔ اچھا اب اِس میں حافظے کی بھی ایک مشق ہو جاتی ہے کہ ایک شعر سنا وہ یاد کر لیا (دوسرا) سنا وہ یاد کر لیا تو قوتِ حافظہ کو عادت ہو جاتی ہے ذہن کو کہ وہ رکھے یاد۔

عربوں کا قوی حافظہ اور اُس کی وجہ ، بدن ہلکا اور اُس کی وجہ :

تو اُن کا حافظہ کچھ تو قدرتی بڑا اچھا، آب و ہوا بہت اچھی، وہاں کی خشک آب و ہوا ہے۔ خشک آب و ہوا

میں رہنے والوں کے حافظے اچھے ہوتے ہیں۔ غذا اُن کی گوشت ہے یا کھجور ہے، بڑی مفید چیزیں ہیں، جسمِ انسانی خصوصاً اعصابی قوت کے لیے اُن کی آب و ہوا اور غذا بہت اچھی تھی۔ بھوکے رہنے کے بھی عادی، پیاسے رہنے کے بھی عادی، تو وزن بھی ہلکا لڑائی اور مشقت برداشت کرنی وغیرہ۔ ان تمام چیزوں کی صلاحیت اُن میں بہت اچھی تھی، حافظہ بھی بہت اچھا تھا۔

وفد اور خطیب :

تو اب جو وفد جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا تھا تو وہ تو اپنے ساتھ خطیب لاتا تھا، چیدہ لوگ ہوتے تھے، وہ آکر تقریریں کرتے تھے۔

قوتِ بیانیہ جادو کا سا اثر رکھتی ہے، اِس سے انقلابات آجاتے ہیں :

ایک دفعہ تو ایسا وفد آیا کہ دو خطیب آئے مشرق سے یعنی مشرق کی جانب نجد کی طرف سے اور اُنہوں نے جو تقریر کی ہے تو وہ چھا گئے مجمع پر تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قوتِ بیانیہ بھی ایک جادو ہے۔ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا.

ایسا متاثر کر دیتا ہے یہ بیان کہ آدمی اُس میں محو ہو جائے اور صرف اُسی کا ہو کر رہ جائے۔ اُس وقت کسی اور طرف ذہن نہ جائے اور اُس کی بات تسلیم کر کے اُٹھے، ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اُن کے زورِ بیان کو اِرشاد فرمایا اِن الفاظ سے کہ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا ۔ جادو بھی شدید متاثر کرتا ہے۔ اسی طرح سے قوتِ بیانیہ بھی شدید متاثر کرتی ہے اور انقلاب آجاتے ہیں۔ قومیں کہیں کی کہیں پہنچ جاتی ہیں۔ لڑائیاں چھڑ جاتی ہیں، تباہیاں بھی آجاتی ہیں، سب کچھ ہو جاتا ہے۔ یہ قوتِ بیانیہ ایسی چیز ہے لکھ لیا جائے تو وہ دیرپا ہو جاتا ہے چلتی رہتی ہیں نہ لکھا جائے تو دیرپا نہیں مگر ہے وہ بیان آگ لگا دینے والا۔

ہٹلر انگریزوں کو تباہ کر کے خود بھی تباہ ہو گیا :

یہ ہٹلر وغیرہ بڑا عمدہ بیان کرتے تھے۔ اور اُنہوں نے انقلاب پیدا کیا بلاشبہ۔ اور انگریز کو تو تباہ کر دیا۔ یہ انگریز کی حکومت جو ختم ہوئی ہے یہاں سے یا اور جگہوں سے پوری دُنیا میں اُس کا سورج غروب نہیں

ہوتا تھا، وہ تو اِس دوسری لڑائی کے بعد ہی ختم ہوگئی، اُس نے اِن کو تو تباہ کر ہی دیا وہ خود بھی تباہ ہو گیا۔

رُوس کے لوگ بھی ڈھائی کروڑ کے قریب مارے گئے، بہت بڑی زبردست تباہی ہوئی حالانکہ رُوس بعد میں شامل ہوا ہے لڑائی میں۔ تو چار پانچ دن اور ایک ہفتہ میں ایک مُلک فتح کر لیتا تھا، یہ رفتار اُس کی رہی، اُس نے قوتِ بیانیہ اور ذہن سازی سے کام لیا۔ تو بیان سے ذہن سازی ہو جاتی ہے، ذہن سازی سے پھر آدمی سب کچھ قربان کر بیٹھتا ہے، اپنی جان اور سب کچھ۔ تو جو رسول اللہ ﷺ کی فصاحت و بلاغت قرآنِ پاک کی آیات یہ دوسرے تک پہنچتی تھیں لہٰذا وہ جانتے تھے، تو چیدہ لوگ ہی آتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے پسندیدہ خطیب اور شاعر :

اب اُن کے جواب کے لیے جو رسول اللہ ﷺ نے پسند فرمائے تھے وہ دو حضرات ہو گئے۔ ایک یہ ثابت بن قیس ابن شماس یہ انصاری ہیں اور ایک حضرت حسان ابن ثابت انصاری (رضی اللہ عنہما) یہ دو حضرات تھے۔ یہ شعر و شاعری میں اور یہ خطاب میں۔

تو یہ مسیلمہ کذاب جب آیا ہے اور اُس نے آکر گفتگو کی اور اِس گفتگو کا خلاصہ یہ تھا کہ ایسے کر لیجئے کہ ہم اور آپ سلطنت آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ تو اللہ کے سچے رسول تھے، سلطنت وغیرہ مقصود نہیں تھی بلکہ خدا کا پیغام پہنچانا اور لوگوں کو عمل کی طرف لانا اصل کام تھا۔ وہ آیا حکومت کے خیال میں، اِسی خیال سے اُس نے دعویٰ بھی کیا تھا نبوت کا کہ یہ کھانے پینے اور حکومت کرنے کا سلسلہ بن جائے گا، اِس نے یہی ڈھنگ اختیار کر لیا۔

مسیلمہ کے پاس جنات اور شیاطین آتے تھے :

کچھ اُس کے پاس جن وِن آتے تھے یا شیطان آتے تھے، ہمزاد آتے تھے۔ اُن سے وہ خبریں لے لیتا تھا، بتا دیتا تھا (جیسے مرزا قادیانی کے پاس خود اُس کے بقول ''ٹی چی، ٹی چی'' نامی شیطان آتا تھا) لیکن جب اُس کی موت کا وقت آیا تو پھر وہ نہیں آیا۔ کیا خبر لایا کیا خبر لایا لوگ اُس سے پوچھتے تھے، لیکن وہ نہیں لایا خبر۔ اُس نے کہا کوئی نہیں خبر آرہی اب۔ خبر ہی نہیں آرہی، یہ نہیں آرہا وہ نہیں آرہا۔ وہ اُس کے مؤکلات تھے

جنہیں عملیات کے ذریعے سے یا ویسے ہی دوستی میں جنات آجاتے ہیں بعض لوگوں کے پاس، اس طرح سے اُس کے پاس آتے تھے بلکہ یہ کوئی طریقہ تھا، کوئی عمل کرتے تھے وہ لوگ، اُس سے وہ کوئی جن یا ہمزاد یا شیطان قسم کی چیز تابع ہو جاتی تھی اور وہ خبریں لاکر دیتے تھے۔

ہر قبیلہ میں کاہن ہوتا تھا :

روایتوں میں آتا ہے کہ کوئی قبیلہ ایسا نہیں تھا کہ جہاں کوئی کاہن نہ ہو، ہر جگہ گویا کاہن موجود ہوتا تھا۔ وہ کاہن جو ہے وہ تو ایک اچھا خاصہ اُن کے مسائل حل کرنے کا ذریعہ بنا ہوتا تھا، وہ اُسے بہت مانتے تھے۔ کوئی بیمار ہو تو اُسے نسخہ بتادے گا اور کوئی بات معلوم کرنی ہو تو خبر بتادے گا جیسے یہ فال کھلواتے ہیں، استخارہ کراتے ہیں یا خود کرتے ہیں ایسے کام وہ کرتا تھا، تعویذ دیتے ہیں، جھاڑ پھونک ہے وہ بھی کرتا تھا، تو دوائیں بھی ہو گئیں، جھاڑ پھونک بھی ہو گئی اور وہ کلام جو ہوتا تھا اُس کا وہ بھی فصیح ہوتا تھا، مسجّع اور مقفہ ہوتا تھا جیسے شعر کہتے ہیں۔ تو یہ مسیلمہ کذاب بھی ایسا ہی تھا مگر یہ بڑھ گیا اور اُس کی قوم بنو حنفیہ اِس کے ساتھ ہو گئی، اِس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

''حنفیہ'' حضرت علیؓ کی اہلیہ محترمہ :

یہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں محمد ابن حنفیہ تو اِن کی والدہ ماجدہ ''حنفیہ'' جو ہیں یہ وہاں بنو حنفیہ سے قید ہو کر آئی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اِن کو اپنے نکاح میں لے لیا تو اِن سے یہ پیدا ہوئے تھے اس لیے محمد ابن حنفیہ کہلاتے ہیں۔ مسیلمہ کی قوم نے بڑا سخت مقابلہ کیا تھا اور بڑی تعداد میں صحابہ کرامؓ شہید ہوئے، قراء شہید ہوئے، ساڑھے سات سو آدمی شہید ہوئے۔

قرآنِ پاک کی یکجا کتابت بعد اَزاں اشاعت :

پھر اُس کے بعد خیال ہوا کہ قرآن پاک کو لکھ لیا جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس طرح حفاظ شہید ہوتے رہیں تو پھر کہیں قرآن پاک ہی نہ تلف ہو جائے تو پھر لکھا گیا۔ مگر ایسا ہوا نہیں، نوبت نہیں آئی کیونکہ اُس وقت تک اتنے حفاظ تھے کہ ضرورت نہیں پڑی مزید لکھ کر اشاعت عام کرنے کی۔ حتی کہ فتوحات ہوتے ہوتے عجمی

لوگ آئے جو عربی نہیں جانتے تھے اُن کو وقت پیش آئی قرآن پاک کے پڑھنے میں، تو پھر حضرت عثمانؓ نے وہ مصاحف نقل کرا کے بھیجے فَبَعَثَ بِهَا اِلَى الْآفَاقِ ورنہ جمع ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دَور میں ہو چکا تھا اور اِس کی نشر کا کام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوا۔

تو یہ مسیلمہ کذاب اِس خیال میں تھا کہ جو باطنی خیالات دُنیاداری کے خیال ہو سکتے ہیں کہ دھوکہ دو اور حکومت کر واور کسی بھی طرح حکومت پر پہنچ جاؤ۔ تو اسی خیال میں وہ آیا آپ ﷺ کے پاس۔ تو رسول اللہ ﷺ تو اللہ کے رسول تھے اور اِس میں تو کسی چھوٹے سے چھوٹے صحابی کے برابر بھی خیالات کی پاکیزگی نہیں تھی، وہ تو سرے سے ناپاک ہی ناپاک تھا۔

مسیلمہ کا ناپاک مقصد :

اس نے جو گفتگو کی جہاں خصوصی بات ہو رہی تھی یا اور لوگ بھی تھے تو اُس نے یہ گفتگو کی کہ معاملہ (DEAL) کر لیں میرے سے، کہ حکومت اس طرح سے کریں گے تو حکومت کا معاملہ طے کرنا جب شروع کیا اُس نے۔

نبی علیہ السلام کا جواب اور حضرت ثابتؓ پر اعتماد :

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے، یہ نہیں ہو سکتا اور یہ چھڑی ہے میرے ہاتھ میں، عام لکڑی وہ دستِ مبارک میں تھی۔ فرمایا کہ اگر تم یہ چاہو کہ میں یہ تمہیں دے دوں اِس عنوان سے جو عنوان تم نے اختیار کیا ہے تو یہ نہیں ہوگا میں یہ لکڑی بھی نہیں دوں گا۔ اور اَرض للہ ہے، زمین میری بھی نہیں تمہاری بھی نہیں۔ تم چاہو میں حکومت کر لوں میں چاہوں میں حکومت کر لوں، نہیں، اللہ کی ہے زمین، وہ جسے چاہے دیتا ہے اور فرمایا هٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّىْ یہ ثابت ابن قیس ہیں یہ میری طرف سے تمہیں جواب دیں گے۔ تو جو اُس نے تقریر کی اُس کا جواب حضرت ثابت ابن قیس ابن شماسؓ نے دیا اور پھر وہ چلا گیا۔

دو جھوٹے نبی اور نبی علیہ السلام کا خواب :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ دو کنگن ہیں میرے ہاتھ میں سونے

کے، اور سونے کو پسند نہیں فرمایا مردوں کے لیے اُس کا پہننا جائز نہیں ہے سوائے اِس کے کہ بٹن بنوالے یا ایسی چیز بنوالے کہ جو کسی چیز کے تابع ہوتی ہو اصل نہ ہو جیسے یہ بٹن ہیں یہاں سے نکالے دوسرے (کُرتے) میں لگا لیے، تنہا بٹن نہیں بدن پر لگائے جاسکتے، کپڑے کے تابع ہو کر لگائے جاسکتے ہیں، اس کی اجازت دی گئی ہے باقی انگوٹھی بنالے تو اِس کی اجازت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بنائی کچھ اور صحابہ کرامؓ نے بھی بنوائی تو پھر آپ ﷺ نے نکال کر پھینک دی تو صحابہ کرامؓ نے بھی نکال کر پھینک دی، وہ استعمال ہی نہیں کرتے تھے سونے کو۔ ضرورتاً جو انگوٹھی بنائی تھی مہر کے لیے اُس پر یہ کندہ تھا "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" (ﷺ) وہ اِس لیے بنائی تھی کہ آپ کو معلوم ہوا تھا کہ یہ جو بادشاہ ہیں مہر نہ لگی ہو تو نہیں پڑھتے خط، اُس کا وزن نہیں رہتا۔ اِس بناء پر آپ نے جو بادشاہوں کے نام والا نامے تحریر فرمائے اُن کے لیے یہ مہر بنائی گئی تھی۔ وہ چاندی کی تھی، اِتنی چاندی استعمال کرنی جائز سمجھی گئی ہے۔ انگوٹھی وغیرہ بنانی چاہے تو بنا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ ہاں عورتوں کیلیے جائز ہے۔ اگر خواب میں سونا دیکھے تو خواب کی تعبیر والے کہتے ہیں کہ کسی چیز کا نقصان ہوگا۔ اور وہ کہتے ہیں کہ عربی میں اس کا نام "ذَھَبٌ" ہے، اور ذہب کا ترجمہ ہوتا ہے "گیا" تو نقصان کا ہی باعث ہوگا اِس کا دیکھنا۔

تو رسول اللہ ﷺ نے خواب میں جو اپنے ہاتھ میں کنگن دیکھے تھے تو فرماتے ہیں میرے اُوپر یہ وحی کی گئی کہ انہیں پھونک مارو فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْھُمَا میں نے پھونک ماری تو وہ اُڑ گئے ختم ہو گئے جیسے۔ تو تعبیر اِس کی یہ آئی کہ دو کذاب ہوں گے دو جھوٹے (نبی)۔ تو ایک تو یہ "مسیلمہ کذاب" اور دوسرا جو ہے وہ "اَسودِ عَنسی" یمن میں۔ اور معلوم ہوتا ہے کوئی ہمزاد یا جن تابع تھا جو ہر بات بتادیتا تھا جو اُس کے خلاف کہیں سازش ہو رہی ہو، کسی مجلس میں کوئی بات کر رہا ہو، کہیں بھی وہ اُسے بتادیتا تھا اگر یہ بات کر رہے ہیں تو یہ شیطانی طاقت ہے ہمزاد، وہ جس کا مسخر ہو وہ ایسے بتاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو اپنی حد سے آگے نہیں گزر سکے گا یا تو تو باز آجا نہیں تو لَیَعْقِرَنَّکَ اللّٰہُ اللہ تعالیٰ تیری کوچیں کاٹ دیں گے۔ یہ پاؤں کی جو رگیں ہوتی ہیں آخری نچلے حصے کی ایڑی کی طرف وہ اللہ تعالیٰ کاٹ دیں گے لَیَعْقِرَنَّکَ اللّٰہُ. بہرحال اُس کی سمجھ میں نہیں آیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دَور میں وہ مارا گیا۔

مسیلمہ کے قاتل :

مارنے والے ''حضرت وحشی'' تھے۔ جنہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔ وہ کہنے لگے کہ میرے دل میں آیا کہ کفر کے زمانے میں میں نے بہت بڑا گناہ کیا اور اب اسلام میں میں اُس کی تلافی کروں۔ فتح مکہ کے موقع پر یہ آئے اور ملے رسول اللہ ﷺ سے۔ اور آئے اس طرح کہ طائف والوں کی طرف سے کوئی پیغام لے کر آنے والا جو وفد تھا اُس میں یہ شامل ہو گئے۔ انہیں یہ معلوم ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ اُصول ہے کہ جو آدمی وفد میں آئے اُس کو آپ کوئی سرزنش نہیں کرتے کہ اُسے پکڑ لیں، اُسے ماردیں، اُسے سزا دیں۔ یہ نہیں ہو گا بلکہ وفد کے لیے راستہ کھلا ہے۔ اسی طرح سفید جھنڈی لے کر کوئی آ جائے لڑائی کے میدان میں بھی تو رُکنا پڑتا ہے یہ اُصول ہیں، گویا اُس زمانے میں بھی ہوں گے ایسے اُصول۔ بہرحال اسلام نے تو خاص طور پر یہ رکھے ہیں۔

غیر مسلم شروع سے بدعہد ہیں :

غیر مسلم ایسی حرکتیں کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا جو فرستادہ پہنچا تھا رستم وغیرہ کے پاس تو اُس نے بدتمیزی کی اُس کے ساتھ۔ اور جو آتے تھے فرستادہ اُنہیں مروا بھی دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس دستور کو بالکل ختم کر دیا بلکہ جو کوئی پیغام لے کر آ رہا ہو اُسے کچھ نہیں کہتے۔ چنانچہ یہ وحشی آپ ﷺ کی خدمت میں آئے، آپ نے اُن کو دیکھا تو آپ ﷺ کو تکلیف ہوئی حضرت حمزہؓ کی وجہ سے۔ آپ ﷺ نے اِن سے فرمایا کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ میرے سامنے نہ آیا کرو تو یہ چلے گئے اور سامنے نہیں آتے تھے تو اپنے اس گناہ کی تلافی اُنہوں نے اس طرح کی کہ جھوٹے نبی کو قتل کر کے جہنم رسید کیا اور یوں وہ اپنے برے انجام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اِن حضرات کی محبت اور آخرت میں ان کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔